آدابِ سالک

از

سلطان الاولیاء اعلیٰحضرت محمد مسعود شاہ قدس سرہ

سالکانِ طریقت
اور
بزرگانِ دین
کے
عقیدتمند حضرات
کے لئے
بہترین تحفہ

◎

ضمیمہ آدابِ سالک

از

قدوۃ السالکین الشاہ رکن الدین الوریؒ

صحیفہ بخشش

از

قطب العصر الشاہ مفتی محمد محمود الوریؒ

بالاجازت

زبدۃ الفضلاء حضرت علامہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی

ناشر

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

سالکانِ طریقت
اور
بزرگانِ دین
کے
عقیدتمند حضرات
کے لئے
بہترین تحفہ

آدابِ سالک

از

سلطان الاولیاء اعلیٰحضرت محمد مسعود شاہ قدس سرہٗ

◎

ضمیمہ آدابِ سالک

از

قدوۃ السالکین الشاہ رکن الدین الوریؒ

صحیفہ بخشش

از

قطب العصر الشاہ مفتی محمد محمود الوریؒ

باجازت

زبدۃ الفضلاء حضرت علامہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی

ناشر

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

نام کتاب: آداب سالک ضمیمہ آداب سالک صحیفہ بخشش

نام مصنف: محمد مسعود شاہ محمد رکن الدین محمد محمود الوری

تاریخ ______ ستمبر ۱۹۹۸ء

تعداد ______ ۱۱۰۰

قیمت ______ ۱۵ روپے

حرفِ آغاز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

پروردگار عالم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں مذہبی کتب شائع کرنے کی توفیق بخشی مثلاً شرح قصیدہ امام اعظم، آداب رسول ﷺ اور میلاد رسول آنحضرت ﷺ کے فضائل، آداب اور میلاد پاک ﷺ کے بارے میں ہیں۔ رکن دین کے پانچ حصے ارکان خمسہ عقیدہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مسائل وغیرہ پر بہترین کتب ہیں۔ بہار مثنوی، مثنوی شریف کی حکایات کا انتخاب ہے۔ حضرت مصنف علیہ الرحمتہ نے اس میں حکایات سے ساتھ ساتھ بہترین فوائد بھی بیان فرمائے ہیں جن میں تصوف و طریقت کے بہت عمدہ اور اہم امور بیان کیے گئے ہیں۔

ان مذکورہ کتب کے علاوہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی بہت مفید کتب شائع کرنے کی سعادت بھی اللہ کریم نے ہمیں عطا فرمائی (جو کہ ہمارے ادارے کا ایک اہم مقصد ہے) مثلاً زبدۃ المقامات، حضرات القدس، نسمات القدس، وصال احمدی یہ تمام کتابیں نقشبندی مجددی بزرگان دین اور حضرت امام ربانی غوث صمدانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے حالات، کمالات اور تعلیمات پر بنیادی اور بہترین کتابیں ہیں۔

عنقریب اذکار معصومیہ کا اردو ترجمہ منظر عام پر آ رہا ہے۔

زیر نظر کتاب بھی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ابتدائی تعلیمات پر بہت کارآمد کتاب ہے۔ اس میں اعلیٰ حضرت قبلہ حضرت محمد مسعود شاہ علیہ الرحمتہ نے سالکان طریقت کے بنیادی اصول اور آداب بیان فرمائے ہیں تاکہ

ایک مخلص مریدان آداب کو اپنا کر جلد از جلد ترقی کی منازل طے کر سکے۔

حضرت سلطان اولیاء کے مرید و خلیفہ راشد حضرت شاہ محمد رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد کی کتاب پر ایک ضمیمہ کا اضافہ فرمایا جس میں توجہ و مراقبہ، رابطہ اور ذکر کرنے کا طریقہ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ لطائف ستہ کا ذکر بھی تفصیل سے کیا ہے تاکہ سالک بنیادی اصولوں اور آداب کو اپنا کر طریقت کی منازل آسانی سے طے کر سکے۔ عزیز القدر حافظ محمد زبیر مجددی نے زبدۃ الفضلاء قدوۃ الاولیا حضرت صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر صاحب نقشبندی (مفتی و مہتمم رکن الاسلام جامعہ مجددیہ حیدرآباد) سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہ محمد رکن الدین میں سے اس رسالہ کی اشاعت کی اجازت مانگی تو حضرت صاحب قبلہ نے اجازت بھی مرحمت فرمائی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

یہ رسالہ اب نایاب ہو چکا ہے لہٰذا عام فائدہ کیلئے اور خصوصی طور پر اپنے پیر بھائیوں کیلئے چھپوایا گیا ہے کہ حضرت قبلہ کے مخلصین ان قیمتی تحائف سے فائدہ اٹھا کر صحیح اور مخلص مرید بن سکیں۔

بندہ ناچیز کے پیر و مرشد سیدی و سندی قطب وقت حضرت قبلہ مفتی محمد محمود الوری علیہ الرحمتہ کے سیالکوٹ تشریف لانے پر پر عرض کیا گیا کہ ضرورتِ مرشد اور آدابِ طریقت وغیرہ پر کوئی مختصر سا مضمون تحریر فرمادیں جو اربابِ طریقت کیلئے نفع بخش ہو تو حضرت نے فی البدیہہ چند جواہر پارے ارشاد فرمائے جن کو محترم المقام میر جمیل الدین مرحوم نے اپنے لختِ جگر کے ایصال ثواب کے لئے شائع کیا۔

چونکہ اس میں کچھ وہ باتیں بھی ہیں جو نہ آدابِ سالک میں آئی ہیں نہ ضمیمہ میں درج ہیں لہٰذا بندہ نے مناسب سمجھا کہ اس کو بھی ساتھ ہی منسلک کر دیا جائے تاکہ سلطان الاولیاء حضرت قبلہ محمد مسعود شاہ علیہ الرحمتہ اللہ علیہ اور

قدوۃ السالکین الشاہ محمد رکن الدین الوری رحمتہ اللہ علیہ کی ان تحریری کاوشوں کے ساتھ ہی حضرت صاحب قبلہ کے جواہر پارے بھی محفوظ ہو جائیں۔

بندہ، سیدی و سندی حضرت قبلہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب نقشبندی مجددی کا مشکور و ممنون ہے کہ انہوں نے اس رسالے کو چھپوانے کی اجازت فرمادی اور خوشی کا اظہار بھی کیا۔

بندہ اپنے برادر بزرگوار حافظ محمد اشرف صاحب مجددی خلیفہ مجاز حضرت قطب العصر علیہ الرحمتہ کا شکریہ ادا نہ کرے تو انتہائی غیر مناسب ہو گا کیونکہ بندہ کو یہ رسالہ انہیں کے ذریعہ موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان رسائل سے صحیح استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم .

حافظ محمد اکرم مجددی

التماس

الطریق کلہ ’ادب‘‘۔ کی حقیقت نے عصر حاضر کے انقلابی حالات میں اسقدر اہمیت حاصل کی ہے کہ محتاج بیان نہیں۔

""ادب" کو قرن سعادت سے ابتک حقیقی اسلامی روحانی زندگی میں اساس کا درجہ حاصل رہا ہے۔ کتب سیر و احادیث شاہد ہیں کہ ازاول تا آخر جن لوگوں کو جو کچھ ملا وہ ادب کی بدولت حاصل ہوا۔ آج بھی طالبان حق و "سالکان راہ" کیلئے ادب کو وہی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

حقیقی باطنی ترقی و استقامت کیلئے اس بحر ظلمات میں ادب ایک محفوظ سفینہ ہے اور دولت سینہ بہ سینہ حاصل کرنے کے لئے بڑا مقبول زینہ۔

غرضیکہ بندہ بنے۔ اور مقصد زندگی حاصل کرنے اور عروس کامرانی سے ہمکنار ہونیکے لئے زیور ادب سے آراستہ ہونا بدیہی اور لازمی امر ہے۔

بحالات موجودہ۔ اسباب غفلت کی فراوانی ہمتیں متاثر کر رہی ہے۔ ذوق مکدر ہو رہا ہے شیخ وقت کی صحبت شریفہ جو سراسر کیمیا ہے کماحقہ‘ حاصل ہونا دشوار ہو رہا ہے۔

معنوی صحبت اور استفادہ آداب طریقت بجالانے پر منحصر ہے۔ آداب سے اولاً واقفیت ضروری ہے۔ اس کے بعد عمل پیرا ہونیکی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

ہمارا سرمایہ آداب بظاہر مختصر مگر بامعانِ نظر کوزہ میں سمندر ہے۔ یعنی رسالہ شریفہ المسمٰی بہ آداب سالک مصنفہ قطب فلک العرفان مرشد الانس

والجان افضل الکملاء تاج الاولیاء حضرت خواجہ محمد مسعود صاحب دہلوی روح اللہ روحہ'۔ معہ ضمیمہ عظیمہ مرقومہ قدوۃ اصحاب تحقیق زبدۂ ارباب تدقیق اعلیٰ حضرت مولانا مرشدنا حاجی شاہ محمد رکن الدین صاحب الوری نوراللہ مضجعہ'۔ چونکہ قریب قریب نایاب ہو گیا ہے اس لئے خود اس احقر اور احباب کی ضروریات محرک اور داعی ہوئیں کہ مسند آرائے انجمن ہدایت زینت افزائے مسند مشیخت مقبول بارگاہ رب ودود حضرت مولانا و مقتدانا الحاج مفتی شاہ محمد محمود صاحب دام اللہ فیوضہم و برکاتہم جانشین اعلحضرت الوری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت سراپا برکت میں بار دگر طبع کرائے جانیکی درخواست پیش کروں۔ چنانچہ الحمدللہ کہ حضرت ممدوح الشان نیاز نے ازراہ ذرہ نوازی اجازت طبع مرحمت فرمائی۔

اکثر برادران طریقت کی فرمائش کے مطابق شجرہ شریفہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بھی درج کیا جانا ضروری ہوا تو حسب مشورہ طریقت مآب مکرم و معظم جناب منشی اخلاق احمد صاحب وہ شجرہ شریفہ شامل طبع کیا جانا مناسب معلوم ہوا۔ جس کو حضرت مولانا سید ارشاد علی صاحب الوری مرحوم نے منظوم فرمایا تھا۔ جو ہمارے اعلیٰ حضرت الوری رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز تھے۔

خاکپائے بزرگان

احقر العباد حکیم قاضی مشتاق احمد غفر اللہ'

آداب سالک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ و جَعَلَہٗ مِنْ اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

مابعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر محمد مسعود نے چند آداب اور نصائح جو کہ سالکان طریقت و حقیقت کو بکار آمد ہیں حسب خواہش بعض یاران اپنے کے دو فصلوں میں تحریر کیں۔ فصل اول میں وہ طریقہ جو کہ سالک کو ابتدا میں بکار آمد ہیں اور فصل دوسری میں وہ آداب جو کہ مرید کو بہ نسبت پیر برتنے چاہئیں واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین۔

فصل اول

طریقہ اول: سالک جب یادِ خدا میں مشغول ہونا چاہے تو پہلے اس کو لازم ہے کہ خلقت کی صحبت سے بھاگے اور تعلقات دنیاوی سے دور رہے اور صدق دل اور اخلاص نیت سے متوجہ ہو کر یاد الٰہی میں مصروف ہو کہ الاعمال بالنیات حدیث نبوی ہے۔

طریقہ دوم: وقت پرہیز کرنے مخلوقات کے یہ جانے کہ میں اپنے بر-کو ان سے چھپاتا ہوں یہ اپنے دل میں گمان نکرے کہ ان سے بہتر ہوں۔

طریقہ سوم: سالک کو لازم ہے کے وقت سلوک طالب عرفان اور قربِ باری

تعالیٰ کا رہے یہ خیال نکرے کہ مجھکو اللہ تعالیٰ مرتبہ غوث یا قطب کا عطا کرے یا تمام مخلوقات میری معتقد ہو۔

طریقہ چہارم: نامرادی کو نسبت مرادی کے دوست رکھے اور عاجزی اور خواری کو اپنا لباس جانے اور غرور او۔ تکبر اور خودی سے دور رہے اور ذلیل جانے مخلوقات کے سے غمگین نہو بلکہ خوش ہو۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْناً حدیث نبوی علیہ ﷺ ہے۔

طریقہ پنجم: اگر کچھ تھوڑا سا بھی ذخیرہ دنیا میسر ہو تو فقیروں اور مسکینوں کو دیوے اور احسان اپنے پر لیوے۔

طریقہ (۶): کوئی امر مثل اچھے کھانے یا پینے یا سونے یا تماشا دیکھنے یا کھیلنے ٹھٹھے وغیرہ کے عمل میں نہ لاوے، سکوت کو اختیار کرے اور ظاہر میں شرع کے حد پر قائم رہے اور عبادت کو ترک نہ کرے کہ عبادت کرنے سے قوت پیدا ہوتی ہے۔

طریقہ (۷): کسی وقت اپنی خوش گزرانی سے خوش اور تنگی سے دل تنگ نہو اور اپنے تئیں ہمیشہ اور ہر لحظہ بھرا ہوا طلب کار رکھے۔

طریقہ (۸): متقدمین اہل طریقت کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے چنانچہ ..یث شریف اُذْکُرُوا الْاَمْوَاتَ بِحُسْنِ الظَّنِّ وارد ہے۔

طریقہ (۹): سننے راگ اور باجے اور گانے سے بچتا رہے اور فقط دل کو کلام الٰہی سے یا اشعار توحیدیہ کے سننے کی طرف لگاوے کہ اس سے روح خوش ہوتی ہے اور اس کے باعث سے وجد حقیقی پیدا ہوتا ہے اور تحقیق وجد کی مفصلاً رسالہ وجد میں بیان کی گئی ہے۔ جو چاہے دیکھ لے۔

طریقہ (۱۰): دل اپنے کو تمام کاموں دنیاوی سے پھیر کر خدائے تعالیٰ کی

طرف متوجہ کرے اور جو شے عزیز ہو اس کو خدا کی راہ میں فدا کرے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ آیہ کریمہ ہے اور حب ماسوی کو اپنے دل میں راہ نہ دیوے تا کہ حلاوت ایمان کی پیدا ہو اور مخلوقات کو خالصاً للہ دوست رکھے۔ کوئی غرض دنیاوی درمیان میں نہ لاوے ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ الخ۔

طریقہ (۱۱) : خلقت کی تعریف کرنے سے اور نیک کہنے سے خوش اور مغرور نہو کہ ریا ہے اور شرک اخفا ہے جیسا کہ شان نزول اس آیہ کا دلالت کرتا ہے وَلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔

طریقہ (۱۲) : اگر کوئی برائی نفس سے پیدا ہو سخت عذاب اس پر کرے کہ آئندہ پھر ایسی حرکت اس سے ظاہر میں نہ آوے۔

طریقہ (۱۳) : اگر اثنا سلوک میں خویش اور اقارب دوست اور احباب سالک سے پھر جاویں تو کچھ ان کی طرف التفات نہ کرے اور نہ اپنے دل میں کسی طرح کا میل لاوے بلکہ تواضع زیادہ کرتا رہے۔

طریقہ نمبر (۱۴) : سالک کو لازم ہے کہ قضا اور قدر پر راضی و شاکر رہے اور کسی طرح کی غرض اور طمع دل میں نہ رکھے اور دوستوں کے خوش ہونے سے شاد اور دشمنوں کے جلنے سے تنگ نہ ہو۔

طریقہ نمبر (۱۵) : عاجزی اور بیچارگی میں اپنی عزت اور توقیر جانے اور ظاہر کی خرابی میں باطن کے آبادانی ڈھونڈے۔

طریقہ نمبر (۱۶) : ظلم ظالم کے سے صبر کرے اور اس کے بدلہ لینے میں کوشش نہ کرے اور دشمنوں کو دوست جانے۔

طریقہ نمبر (۱۷) : دو نصیحت کرنے کو لازم پکڑے ایک تو اپنے نفس کو اور

دوسرے دوستوں کو نہایت کوشش سے فہمائش کرے۔

طریقہ نمبر (۱۸) : جب تک بھوک خوب نہ لگے کھانا نہ کھاوے اور جبتک نیند کا خوب غلبہ نہو نہ سووے اور سوائے ذکر حق یا کلام انبیاء و اولیا کے زبان کو نہ ہلاوے۔

طریقہ نمبر (۱۹) : اپنی عبادت اور راہ نیک پر آپ کو تعریف نہ کرے اور ہمیشہ فقرا اور بزرگان دین کی خدمت میں مشغول رہے۔

طریقہ نمبر (۲۰) : آرزومند کرامت اور خرق عادت کا نہ ہو اگر کوئی کرامت اس سے صادر ہو تو اس کو ظاہر نہ کرے اور اگر لوگ اس کو کہیں بھی کہ یہ کرامت تجھ سے ہوئی ہے تو انکار کرے اور ہمیشہ مکر اور حیلہ سے شیطان کے بچتا رہے کہ ہر وقت تاک میں لگا ہوا ہے۔

طریقہ نمبر (۲۱) : سالک کو لازم ہے کہ اپنی بزرگی فقراء کی صحبت میں سمجھے اور دولت مندوں سے دور رہے اور مدام دو یاد میں مشغول رہے۔ ایک تو یاد الہی کرتا رہے دوسرے یاد موت کو پہنچانے والی طرف حق کے ہے۔

طریقہ نمبر (۲۲) : سالک کو لازم ہے کے جس طرح ہو علم سے فائدہ اٹھاوے اور جاہل اور نااہل کی صحبت سے بچے۔

طریقہ نمبر (۲۳) : اگر نماز نافلہ یاد اوزاستغراق الہی میں مخل ہو تو نہ پڑھے

طریقہ نمبر (۲۴) : شہوت کی نظر سے کسی کو نہ دیکھے۔

طریقہ نمبر (۲۵) : جس گروہ میں ہو اس میں اپنے کو ہر کسی سے کمتر جانے۔

طریقہ نمبر (۲۶) : تمام خصلتوں سے خلق نیک کو بہتر جانے اور حلم اور تواضع بہت کرتا رہے۔

طریقہ نمبر (۲۷) : جو دیکھے اور سنے سوائے حق کے اور کچھ نہ جانے کیونکہ سب اشیاء میں اسی کی قدرت جلوہ گر ہے۔

طریقہ نمبر (۲۸) : اپنے کو ناچیز اور نابود جانے اور خدائے تعالیٰ کو ہر جا موجود۔

طریقہ نمبر (۲۹) : تمام نیک بختیاں ریاضت اور مجاہدہ اور محاسبہ اور مراقبہ میں جانے۔

طریقہ نمبر (۳۰) : ہر ساعت ہر لحظہ ذکر نیک اور درود اور یادِ الٰہی اور حفظ کرنے وقتوں میں مشغول رہے اور کسی وقت بے کار نہ بیٹھے یہاں تک کوشش کرے کہ فناءِ مطلق پیدا ہو۔

طریقہ نمبر (۳۱) : سالک کو لازم ہے کہ اول لقمہ حرام سے بچے اور بہت پکار کر کلام نہ کرے اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ۔

طریقہ نمبر (۳۲) : کسی بندہ کو کسی طرح کی ایذا نہ دے۔

طریقہ نمبر (۳۳) : سالک کو لازم ہے کہ صحت اور فراغت کو غنیمت جانے اور دنیا کو مرے ہوئے بچہ بکری سے زیادہ حقیر و ذلیل جانے اور قیامِ دنیا کو مثل ٹھہرنے مسافر زیرِ درخت کے سمجھے۔

طریقہ نمبر (۳۴) : سالک کو لازم ہے کہ جو مقدر ہے اس پر شاکر و صابر رہے اور حریص نہ ہو۔

طریقہ نمبر (۳۵) : سالک کو چاہئے کہ سیر ہو کر نہ کھاوے تہائی شکم کھاوے۔

طریقہ نمبر (۳۶) : سالک کو چاہئے کہ جھوٹ نہ بولے سوائے صدق کے

کلام نہ کرے اور دل کو خطرات ماسوا سے بچاوے۔

طریقہ نمبر (۳۷): سالک کو لازم ہے کہ سوال کرنے سے بہت بچے۔ کسی طرح کا کسی سے سوال نہ کرے۔ اشارتاً ہو یا کنایتاً ہو سب کارِ حق تعالیٰ کے سپرد کرے فقر کو اپنا فخر سمجھے کہ سلوک بغیر فقر کے تمام نہیں ہوتا۔ اور تنگی مثلِ فاقہ وغیرہ کے ہو کسی پر ظاہر نہ کرے اگرچہ دوست ہی کیوں نہ ہو۔

طریقہ نمبر (۳۸): تمام امیدوں کو منقطع کر کے ایک ہی امید رکھے یعنی لقائے باری تعالیٰ۔

طریقہ نمبر (۳۹): کینہ اور بغض اور رشک سے اپنے دل کو صاف رکھے کسی کی نعمت کا زوال نہ چاہے۔ اپنے مومن بھائی سے دوستی و محبت سے پیش آوے خصوصاً یارانِ طریقت سے۔

طریقہ نمبر (۴۰): امانت میں خیانت نہ کرے اور بے فائدہ اور بیہودہ کلام نہ کرے۔ اور خود بینی اور عیب جوئی کو اپنے میں دخل نہ دیوے۔

دوسری فصل

ان آدابوں کے بیان میں جو مرید کو مرشد سے کرنے چاہئیں:

ادب اول: مرید کو لازم ہے کہ قومیت ورسمیت و پیشہ وغیرہ ظاہری مرشد پر نظر نہ کرے اور وہ نعمت اور فیضان کہ جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عنایت کیا ہے اس پر خیال کر کر ہادی و وسیلہ معرفت وسبحانہ تعالیٰ کا قرار دے اور ہر وقت اور ہر لحظہ اور ہر حال میں اخلاص مند اور صاحبِ اعتقاد و طالب رضائے مرشد کا رہے تاکہ مقصد اصلی کو پہنچے نہیں تو محروم رہے گا۔

ادب دوم: پیر کو حقیر نہ جانے اگرچہ ظاہر میں کچھ حشمت و شوکتِ دنیوی اور اہلیت ظاہری نہ ہو بلکہ غنیٔ آخرت اور بادشاہ معرفت کا جانے اور کسی شخص کو اس

زمانہ میں سے بزرگ زیادہ و فاضل زیادہ اپنے پیر سے نہ جانے اور کمال صدق یقین سے تابعداراس کا ہو تاکہ شعلہ معرفت نور اس کے کادل پر چمکے اور حقائق اوراسرار الٰہی سے مطلع ہو نہیں تو محروم رہے گا۔

ادب ۳: کوئی کلمہ خفت اور سکی ناپسندیدہ پیر کے حق میں نہ کہے اور نسبت نقص و خامی کی اس کی طرف نہ کرے اگرچہ عرفان اس کے سے کچھ سمجھ میں نہ آوے کیونکہ استعداد طالبوں کی مختلف ہے بعضے مناسب حال پیر کے سے رکھتے ہیں اور بعضے کچھ مناسب نہیں رکھتے لازم کے اس کو بھرا ہوا نعمت اور دولت کا جانے اور اپنے کو عدم فہمی اور بے نصیبی کی طرف نسبت دے

ادب ۴: مرشد سے کلام کوتاہ مختصر ضروری ساتھ آہستگی و نرمی اور ادب سے کہوے بلند آواز و قصہ دراز نہ کہوے۔ اور جو کچھ مرشد کہوے خوب غور سے سنے اور تامل کرے تاکہ نکات حقیقت کے دل پر کھلیں۔

ادب ۵: وقت اٹھنے اور بیٹھنے کے پشت اس کی طرف نہ کرے تاکہ قابل فیوض ورحمت الٰہی کے ہو اور عبادتِ ظاہری پر استقامت پیدا ہو۔

ادب ۶: مقام نشست گاہ مرشد پر نہ بیٹھے اور جو آداب روبرو بجالاتا ہے وہی پیچھے بھی بجالاوے تاکہ خودی پیدا نہ ہو اور اسرار عجائب و غرائب کشادہ ہوں۔

ادب ۷: اس کے سایہ پر قدم نہ رکھے تاکہ دل کشادہ ہو حضور میں دوزانو ہو کر باادب مثل عاجزوں و بے کسوں کے بیٹھے اور ادھر اُدھر نہ دیکھے تاکہ فیضانِ الٰہی کا سماں دیکھے۔

ادب ۸: اس کی طرف پاؤں نہ کرے کیا زندہ ہو کیا انتقال کر گیا ہو۔ اور بعد انتقال کے بھی وہی آداب بجالاوے جو کہ بحضور کرتا تھا کہ دولت سرمدی حاصل ہو۔ اور صفت جمال کے جلوے کرے۔

ادب ۹ : یقینِ کامل رکھے کسی طرح کا شک و شبہ اس پر نہ لاوے اور تمام قول و فعلوں کو راست اور صواب جانے اور اگر اتفاقاً بسبب نفس اور شیطان کے کچھ وسوسہ بھی آوے تو اسی وقت دور کرے اور توبہ کرے اور قصہ مہتر خضر اور موسیٰ علیہ السلام کا یاد کرے تا کہ یقین کامل ہو اور راہ معرفت کی حاصل ہو۔

ادب ۱۰ : صحبت اختیار کرے جو نکتہ معرفت کا اس سے سنے اس پر فکر و غور کرے اس کو اپنی حالت سے مطابق کرے تا کہ بصیرت اور فہم زیادہ ہو۔ تحصیل علوم دنیاوی سے بھاگے تا کہ حضوری حق جل و علا پیدا ہو۔

ادب ۱۱ : اس کی صحبت میں بغیر اذن و رضا کے کلام نہ کرے۔ اور بہمہ وجوہ متوجہ اس کی طرف ہو کر بیٹھا رہے اور جو کچھ وہ کہوے اس کو خوب غور سے سنے تا کہ صاحبِ شعور ہو اور معاملاتِ عجیبہ و غریبہ ظاہر ہوں۔

ادب ۱۲ : بروقت حضوری کے دائیں بائیں نہ دیکھے بلکہ منتظر اس کے فضل کا رہے تا کہ اس کی شفقت پیدا ہو اور فیض باطن سے فائدہ مند ہو۔

ادب ۱۳ : آگے اس کے سر نیچا کئے ہوئے باادب بیٹھا رہے اور عاجزی اور غریبی کو کام میں لاوے تا کہ محل رحمت کا ہو اور نظر اس کی اس پر اثر کرے ورنہ کچھ فائدہ نہ ہو گا۔

ادب ۱۴ : کلام قدسی اس کا اچھی طرح سنے تا کہ دل منور ہو اور علم و حلم اور ہوش زیادہ ہو۔

ادب ۱۵ : آگے اس کے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے بلکہ اس کو نیک بختی ہمیشگی اور در دولت سرمدی کے جانے تا کے اس کی دولت سے بہرہ مند ہو۔

ادب ۱۶ : وقت کھڑا ہونے اس کے آپ بھی کھڑا ہو وقت بیٹھنے کے بیٹھے۔ نام

اس کا نہ لے تا کہ صاحبِ مروت و صلاحیت ہو۔

ادب ۱۷ : اس کی متابعت کرنے میں بہت کوشش کرے اور ظاہر و باطن اپنا تعلق اس سے رکھے تا کہ مناسبت اس کے ساتھ پیدا ہو کہ مناسبت اس کی مناسبت حق کی ہے۔

ادب ۱۸ : جو کچھ اتفاقاً خلافِ شرع اس سے صادر ہو اس کی پیروی نہ کرے اور نہ اس پر اعتراض لاوے شاید کہ اس کی سمجھ میں نہ آوے یا کسی حالت میں حالتوں صوفیہ میں سے صادر ہوا ہو کہ اس صورت میں وہ معذور ہے یا طالب کی سمجھ میں شرع کے خلاف معلوم ہوا ہے اور دراصل وہ خلافِ شرع نہیں ہے یا واسطے امتحان طالب کے اس سے سرزد ہوا ہے یا اور کوئی باعث ہوا ہو۔

ادب ۱۹ : جو حالات مرشد کے اس کی استعداد سے عالی ہیں اور یہ اس مقام کو نہیں پہنچتا ہے اس کی تقلید و پیروی کرنا درست ہے جب تک کہ اس مقام کو پہنچے متابعت قولی کو تو ہرگز نہ چھوڑے کہ باعثِ ورود فیضان و خوشی کا ہے۔

ادب ۲۰ : اس کی خدمت گزاری میں قصور نہ کرے اور نہ احسان اس پر رکھے اور کسی طرح کی فضیلت اور فہم اپنا اس سے زیادہ خیال نہ کرے حسب و نسب اپنے پر بھی خیال نہ کرے اور اپنے کو مطلق فانی اور فدائی اتم اس کا کرے تا کہ مرتبہ قبولیت کا حاصل کرے اور سعادت اس کی سے حصہ لے جاوے۔

ادب ۲۱ : کام کرنے میں مزدوری نہ لیوے اور نہ ثوابِ اخروی کا خیال کرے تا کہ راہِ اخلاص پیدا ہو۔

ادب ۲۲ : کوئی کام بغیر اذن اسکے کے نہ کرے اور طالب رضا اور خوشنودی کا ہو۔

ادب ۲۳ : ملک و مال اس کے پر طمع نہ کرے تا کہ دل غنی ہو اور توفیق توکل

کی ہو نہیں تو حرص و ہوا میں ڈوب جاوے گا۔

ادب ۲۴ : خویش و اقربا کو دوسری مخلوقات سے برتر اور بزرگ جانے اور ہمیشہ مخلص اور اعتقاد مند انکار ہے تا کہ اہلِ فضل و عزت سے ہو۔

ادب ۲۵ : اس کے دوستوں اور محبوں کو دوست اور عزیز رکھے اور بد گوئی اور دشمنوں اس کے سے کچتا رہے تا کہ صاحبِ استقامت ہو اور اپنے عقیدہ طریقہ پر ثابت قدم رہے تا کہ دولت سلوک سے راہ پاوے۔

ادب ۲۶ : اس کے فرمودہ پر عمل کرتا رہے اور کسی حالت میں اس کو نہ چھوڑے اور ہمیشہ اس کی صحبت اور حضوری میں ثابت قدم رہے تا کہ راہ وصال کی میسر ہو علم الوہیت سے خبر دار ہو۔

ادب ۲۷ : اس کی شفقت اور مرحمت پر مغرور نہ ہو اور ہیبت اور خوف سے دل کو خالی نہ کرے تا کہ فریب میں نہ پڑے اور راہ راست سے نہ پھسلے

ادب ۲۸ : فہم برائی ظاہر اس کے سے ملال خاطر نہ ہو یعنی جو کہ عقل ناقص طالب میں کوئی برائی اس کی طرف سے معلوم ہو تو اس سے ملال خاطر نہ ہو اور بدل و جان اخلاص مند اس کا رہے تا کہ فریب شیطان سے بے خوف ہو اور کوئی ضلالت اور ہلاکت سے باہر آوے ورنہ کبھی اس سے خلاص نہ ہو گا۔

ادب ۲۹ : خدمت کرنے اور بزرگی اس کے سے انکار نہ کرے اور زبان گلہ اور طعن کی اسکے حق میں نہ کھولے اور خالص طالب اس کے کمال کا ہو تا کہ راہ سلوک کی بخوبی طے ہو۔

ادب ۳۰ : آگے اور پیچھے اس کے یکساں رہے اور کسی طرح ریا کو دخل نہ دیوے تا کہ دولت سرمدی پاوے۔

ادب ۳۱ : ظاہر و باطن اپنا ایک طرح پر رکھے اور اسی طرح کا فرق مابین دل اور زبان کے نہ لاوے۔ ہر حالت میں یکساں رہے تا کہ دل منور ہو اور اسرار اور

حقائق میسر ہوں۔

ادب ۳۲ : اس کی حضوری میں خیالِ فاسد اور وہم ناقص نہ لاوے بلکہ اپنے دل کو سب کی طرف سے پھیر کر اوس کی طرف متوجہ کرے تاکہ دل محل نزول فیض الٰہی اور لائق مکاشفات غیبی کا ہو۔

ادب ۳۳ : اس کی خدمت بقدرِ طاقت اور حوصلہ اپنے کے کرے تاکہ طبعیت پر ملال نہ آوے اور جو کچھ میسر ہو مال و جان سے اسی کے روبرو پیش کرے تاکہ رضا اس کی اور راہ مقصد اصلی کے حاصل ہو۔

ادب ۳۴ : اگر کوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہو تو واسطے اللہ کے قبول کرے ۔ کوئی خیال دنیاوی دل میں نہ لاوے۔

ادب ۳۵ : اپنا فخر علمی و کسبی اس کے آگے بیان نہ کرے تاکہ فرق سلوک میں نہ آوے اور طالب فوائد دنیاوی اس سے نہ ھو تاکہ نعمت اسکی کی سے محروم نہ رہے۔

ادب ۳۶ : جبکہ مرشد سے نسبت کسی طرح کی حاصل ہو جاوے تو اسکی محبت کو مغتنمات سے سمجھ کر کے دوسرے شخص کی طرف اذن اپنے مرشد کے رجوع نہ کرے۔ جبتک اس کے فیض باطن سے فائدہ حاصل نہ کرلے اور کسی سے بیعت نہ کرے جب کسی سے بیعت کرنی چاہے تو چار امور کا ضرور خیال رکھے۔ اول۔ اس کو صاحب نسبت کسی شیخ کا سے پالے۔ دوم۔ صاحبِ اجازت بھی ہو۔ سوم ۔ اتباع شریعت کا بھی اس کو حاصل ہو۔ چہارم۔ سلسلہ طریقت اس کا آنحضرت ﷺ تک واسطہ در واسطہ پہنچتا ہو۔ بیچ میں سے کہیں منقطع نہ ہو گیا ہو اگر ان میں سے ایک بھی امر نہ ہو گا تو طے راہ معرفت کے محال اور اس سے بیعت کرنی لاحاصل۔

ادب ۳۷ : جبکہ مرشد حقیقی اس دار فنا سے دار بقا کو رحلت فرمادے تو بعد اس

کے ہدیہ اور صدقہ اور ثواب تلاوت وغیرہ کا بروح پر فتوح اس کی پہنچاتا رہے
تاکہ درخت اخلاص و محبت کا منقطع نہ ہو اور تعلق روحانی باقی رہے ھذا مما
علمنی ربی و علم الصواب عند ربی وصلی اللہ تعالیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ
وسلم۔

ضمیمہ آدابِ سالک

از

قدوۃ السالکین الشاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ○

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علیٰ نبیہ والہ واصحابہ ۔ امابعد ۔ جاننا چاہئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے دو عالم پیدا کئے ہیں ایک کا نام عالم خلق ہے دوسرے کا نام عالم امر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے کلام معجز نظام کے اندر ارشاد فرمایا ہے اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ یعنی خبردار ہو جاؤ کہ اسی کے لئے خلق اور امر ہے برکت والا ہے اللہ جو عالموں کا پالنے والا ہے عالم خلق فرش سے عرش تک ہے یہ عالم شکل وصورت جسم وجسمانیت رکھتا ہے اس کی خلقت میں تدریج اور باہمی تقدیم وتاخیر ہے اور عالم امر عرش سے اوپر ہے یہ عالم شکل وصورت جسم وجسمانیت سے، منزہ ہے یہ عالم مجرد امر کن سے یکدم ظاہر ہو گیا ۔ وہاں نہ تدریج ہے نہ تقدیم وتاخیر ان دونوں عالموں کو مرتبہ امکان سے تعبیر کیا ہے دائرہ امکان کی شکل یہ ہے ۔
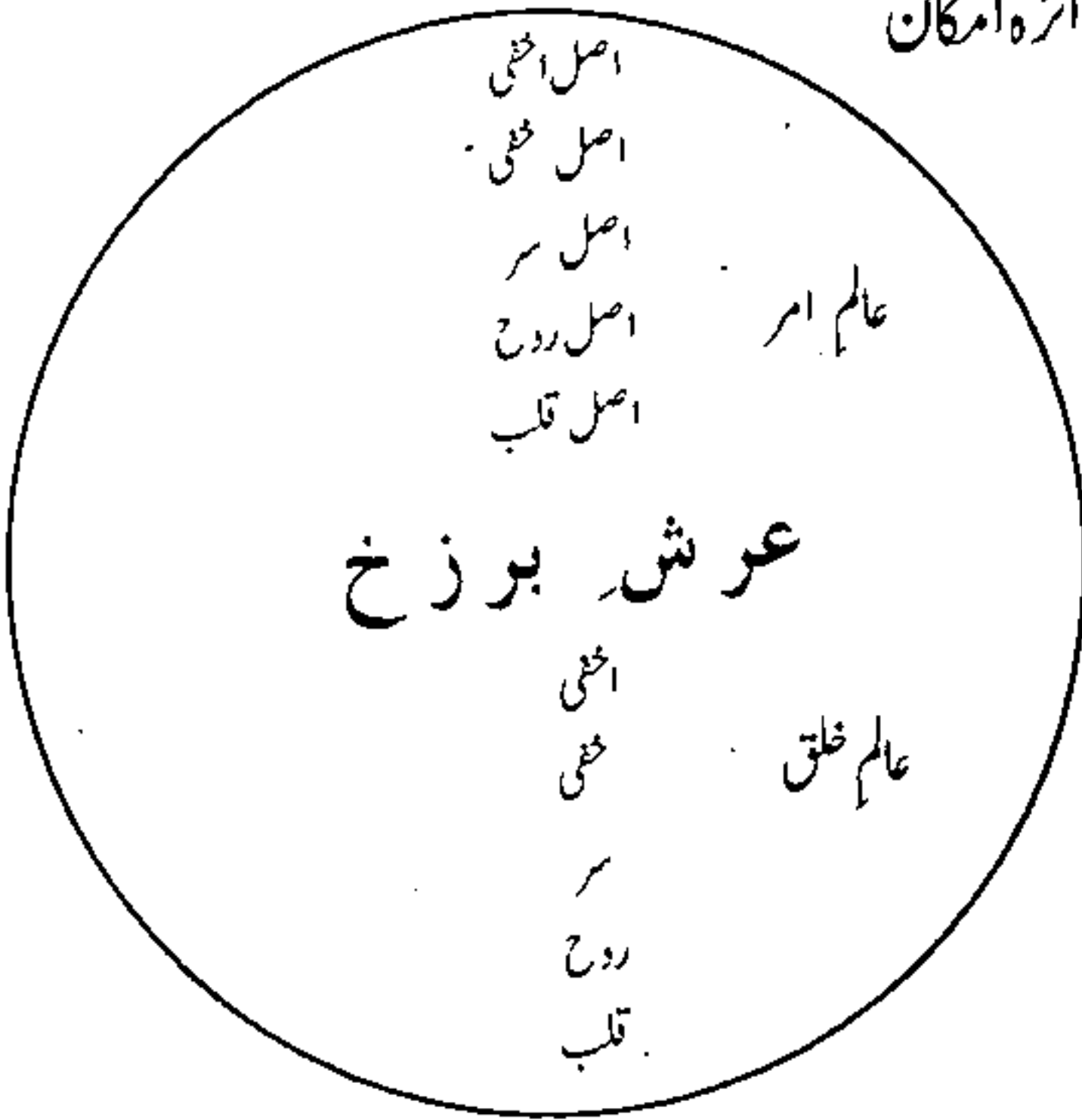
حضرت انسان کو جو سب سے پچھلی مخلوق ہے اس کا وجود مرکب ہے دونوں عالم کے اجزاء سے جسم انسانی جو ظاہر ہے وہ تو مرکب ہے عالمِ خلق کے اجزا یعنی اربعہ عناصر اور نفس سے اور باطن اس کا مرکب ہے عالم امر کے لطائف سے۔ پس اس مجموعہ لطائف عشرہ عالم خلق اور عالم امر کو حضرت انسان کہتے ہیں اس کی شان میں اس کا خالق یوں فرماتا ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الاِنْسَانَ فِي اَحْسَنِ تَقْوِيْم۔ جسم انسان کے سینہ کے اندر لطائف عالم امر کے مقام اس طرح رکھے گئے ہیں۔ اول قلب ہے جس کی جگہ بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے سے ہے اس کے مقابلہ میں دائیں طرف دائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت مقام لطیفہ روح کا ہے۔ پھر بائیں پستان کے اوپر بفاصلہ دو انگشت لطیفہ سر کی جگہ مقرر ہے۔ وسط سینہ کے اندر مقام لطیفہ اخفیٰ کا ہے اور ناف پر مقام لطیفہ نفس کا ہے بعض کے نزدیک پیشانی ہے۔

اگلے صفحہ پر ہے

زیر قدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مقام
لطیفہ اخفی
زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام
زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام
مقام
لطیفہ سر
بالائے پستان چپ
بفاصلہ دو انگشت
مقام
لطیفہ خفی
بالائے پستان راست
بفاصلہ دو انگشت
مقام
لطیفہ قلب
زیر پستان چپ
بفاصلہ دو انگشت
زیر پستان راست
بفاصلہ دو انگشت
مقام
لطیفہ روح
زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام
زیر قدم حضرت ابراھیم علیہ السلام
مقام
لطیفہ نفس
بر ناف
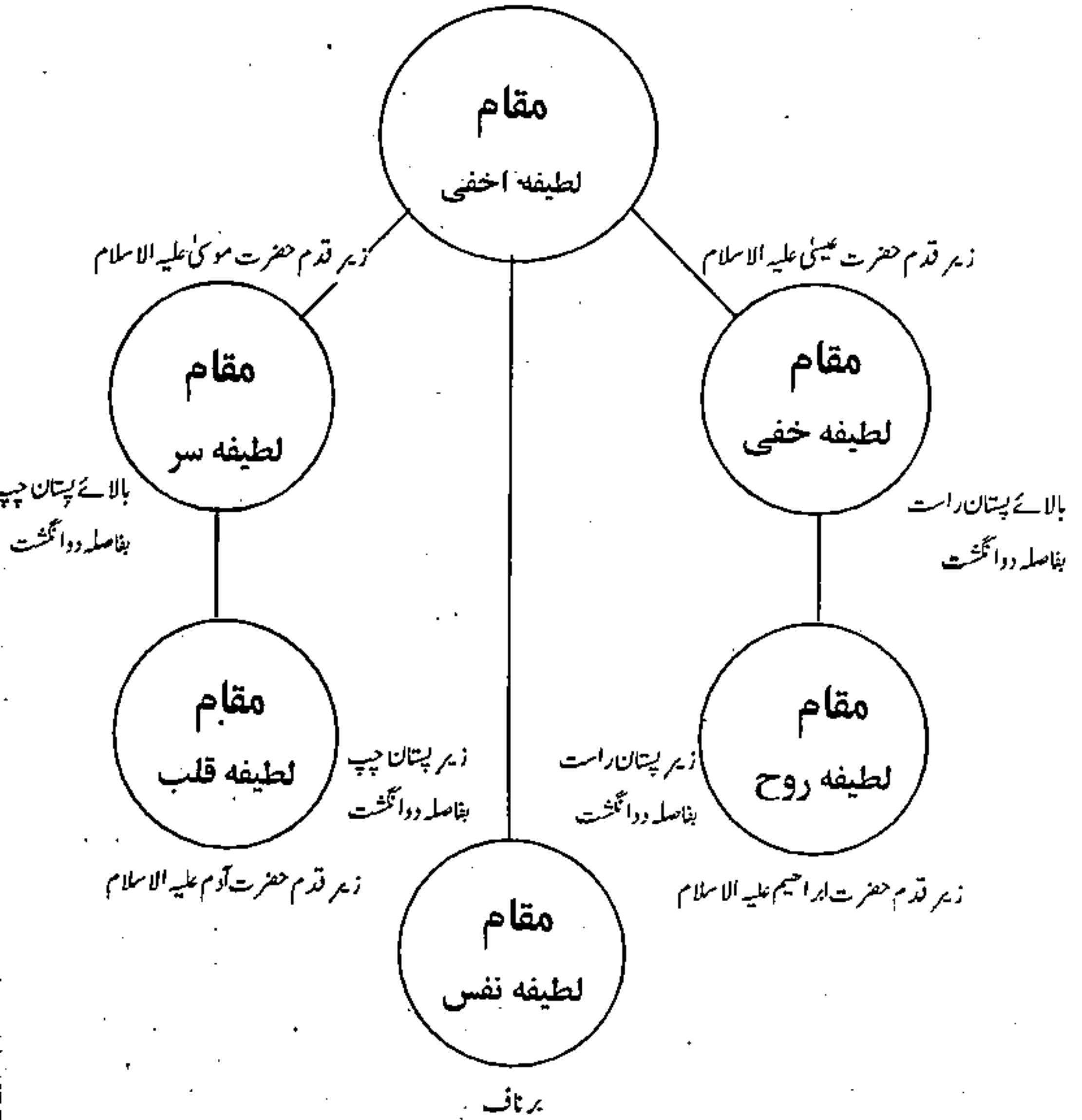
خاندانِ مجددیہ کا سلوک خواہ کسی سلسلہ میں ہو بطریق نقشبندیہ جاری ہوتا ہے
اور نسبت ہر ایک خاندان کی علیحدہ علیحدہ القا کی جاتی ھے تمام خاندان غیر
نقشبندیہ اول قالب اور نفس سے سلوک شروع ہوتا ہیکہ جو مجاہدات جسمانی پر
موقوف ہے یہی وجہ ہے جو دیگر سلاسل میں سیر بعید ہوگئی کہ جبتک ریاضت شاقہ
مثل چلہ کشی و ذکر جہری و قلت منام و طعام وغیرہ سے اپنے قالب اور نفس کا
تزکیہ نہیں کرلیتا ہے مورد انوار لطائف عالم امر نہیں ہوتا ہے اور سلسلہ
نقشبندیہ کے اندر سیر عالم امر سے شروع ہونیکی وجہ سے آسانی ہوگئی عالم خلق کی
سیر ضمناً طے ہو جاتی ہے ان حضرات کے یہاں اول تو شریعت غرائے محمدی علیٰ
صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے کہ جو میانہ روی پر مبنی ہے اور نفس کشی اس کی اصلاح
کیلئے تضع موضوع ہے اپنے ظاہر کو آراستہ رکھنا خصوصیت کیساتھ جزو طریقت
گردانا گیا۔ اور باطن کی تنویر و اصلاح کا مدار تین باتوں پر قرار پایا۔ اول رابطہ
دوسرے ذکر تیسرے مراقبہ۔ رابطہ شیخ کی محبت کو کمال تعظیم اور ہیبت کے
ساتھ اس طرح دل میں جگہ دینے کو کہتے ہیں کہ کسی دوسرے ولی زمانہ کی محبت
اور افضلیت کو دل کے اندر اصلاً گنجائش نہ رہے اور اس کی صورت کی حفاظت
حضوری اور غیبت اور بیخودی ہوکر شہود و حضور حق اس پر منکشف ہو۔ یہ وہ اصلِ
عظیم ہے کہ جس پر کل مجاہدات موقوف ھیں اور اصل رشد و ہدایت
مشروط۔ جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے اِبْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا
فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنی اس کے طرف اول وسیلہ ڈھونڈو پھر مجاہدہ
کرو بلاشبہ تم فلاح پاؤ گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عُروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم
قیوم ثانیؒ فرماتے ھیں کہ ذکر بے رابطہ موصل نیست و رابطہ بے ذکر البتہ
موصل است یعنی ذکر بغیر رابطے اللہ تک نہیں پہنچاتا ہے اور رابطہ بغیر ذکر کے
اللہ تک پہنچا دیتا ہے۔ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں. مصرعہ. سایہء

رہبر بہتر است از ذکر حق۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی چشتی قدس سرہ
کشکول کلیمی کے اندر فرماتے ہیں ؛ در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بنائے کار بر سہ طریق
قرار یافتہ۔ اول توجہ دوم مراقبہ سوم ذکر۔ پھر ہر ایک کی تعریف فرماتے
ہوئے رابطہ کے متعلق اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ طریقِ رابطہ اقرب طرق
و منشا ظہورِ عجائب و غرائب است یعنی رابطہ کا طریق سب طریقوں میں اقرب ہے
اور عجیب و غریب باتوں کے ظہور کا منشا ہے پس جب کہ یہ شے قربت
خداوندی کیلئے موقوف اور مشروط ٹھہری تو سب سے اول اس کے آداب
ظاہری و باطنی مرعی ھونے ضروری ہوئے کہ ادب بالذات مستجلب قلوب ھے
جو کچھ کسی نے حاصل کیا ادب سے کیا۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔

از ادب پر نور گشت است ایں فلک　　ز ادب معصوم و پاک آمد فلک

بے ادبی اور گستاخی باعثِ محرومی وردت ہے جیسا کہ ارشادِ مولانا ھے۔

ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم　　آں زبیباکی و گستاخی است ہم
ہذز گستاخی کسوف آفتاب　　شد عزازیلے زجرات رِدباب
پیش بینایاں کنی ترک ادب　　نار دوزخ را ازاں گشتی حطب

اس بارہ میں رسالہ آداب سالک مصنفہ حضرت قبلہ رئیس العارفین مرشد
مرشدان قطب دوران جامع شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت مولانا مرشدنا
رحمۃ اللہ علیہ کافی و شافی ہے جس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے طالبان خدا کی
کشود کار بے انتہا ہو جاتی ہے۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

پس طالبان خدا پر واجب اور لازم ہے کہ اس رسالہ کو حرز جان بنا دیں
اور بموجب تحریر رسالہ موصوف عمل پیرا ہو کر اپنے رب مجازی اور حقیقی کی
خوشنودی اور قربت حاصل کرے۔ دوسری بات جس پر باطن کی تنویر و تصفیہ
موقوف ہے۔ ذکر ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ اول آنکھ اور منہ بند کر کے زبان کو

تالو سے لگا کر مقامِ قلب سے جس کا ذکر اوپر ہوا اسم ذات یعنی اللہ اللہ صرف خیال کے ساتھ صمیم قلب سے نکالے یہ ذکر ذات جذبہ کیلئے بہت مفید ہے۔ اور خطرات اور خواہشاتِ نفسانی کے رفع کرنے اور لوازمات بشری کے اضمحلال کیلئے نفی اثبات کا ذکر بہت مفید ہے اس کی ترکیب یہ ھے کہ سانس زیر ناف بند کر کے زبان کو تالو سے لگا کر خیال سے بلا حرکت کسی عضو کے لا کو ناف سے کھینچ کر دماغ تک پہنچاوے اور الہٰ کو دماغ سے داہنے کندھے پر پہنچادیں اور اِلاَّ اللّٰہ کو داہنے کندھے سے دل پر ماریں جب سانس تنگ ہو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر چھوڑ دیں اس وقت معانی کلمہ طیبہ کو بھی خیال کرے کہ میرا مقصود سوائے تیری ذات کے کچھ نہیں ہے متبدی مشاغل دنیاوی کا منہمک کم از کم ایک ہزار مرتبہ بعد نمازِ فجر و مغرب یا عشاء اسم ذات کر لیا کرے اور ذکر نفی اثبات جس قدر چاہے کرے مگر عدد طاق کا لحاظ رکھے جب قلب اس کا ذاکر ھو جاوے تو اپنے پیر سے عرض کرے پھر حسبِ ارشاد پیر اسی طرح مقام روح میں ذکر جاری کرے علی ہذا القیاس تمام لطائف خمسہ میں حسبِ اجازت پیر خود ذکر جاری کرتا رھے جب پانچوں لطیفوں میں ذکر جاری ھو جاوے اور ذکر اس قدر غلبہ کرے کہ تمام جسم کے رگ و ریشہ کے اندر سرایت کر جاوے تو اب یہ سالک سلطان الاذکار کے شرف سے مشرف ھوا جب مقامات لطائف عالم خلق کے اندر بوجہ ملازمت ذکر خطیہ تزکیہ پیدا ھوا تو عالم آمر کے لطائف کے انوار اپنے اپنے مقام پر ظہور فرماویں گے۔ ہر ایک لطیفہ عالم امر کے نور کا رنگ علیحدہ علیحدہ ھے لطیفہ قلب کا نور برنگ زرد ہے اور لطیفہ روح کا نور سرخ ہے اور لطیفہ سر کا نور سفید ہے اور لطیفہ خفی کا سیاہ اور لطیفہ اخفی کا سبز یہ انوار رنگ برنگ کے سالک کو بحالتِ مراقبہ نظر آتے ہیں اور سینہ کے اندر ہر ایک مقام مذکورۃ الصدر پر حرکت محسوس ہوتی ہے اگر حرکت مقامات پر محسوس نہ ہو تو اس کی طرف

التفات بھی نہ کیا جاوے کہ یہ ضروری نہیں ہے۔ یا رنگ لطائف عالم امر معلوم نہ ہو تو بھی مکدر نہ ہو مقصود اصلی لطائف کی توجہ و حضوری مذکور کی جانب ہے یہ توجہ اور حضوری خوارق و کرامات سے افضل و اعلیٰ ہے ہر ایک لطیفہ کی توجہ اور حضوری اور علم علیحدہ علیحدہ ہے جو کہ صحبت اور محنت پر موقوف ہے۔ جب حضوری ذکر کی وجہ سے پیدا ہو جاوے تو ذکر ترک کر دے اور مراقبات اور توجہات کے اندر حسبِ ارشاد پیر مرشد استغراق پیدا کرے۔ اس سے پیشتر ذاکرین اور عابدین کے گروہ میں داخل تھا اور گروہِ عاشقین و عارفین کے اندر ہوگا دونوں کی سیر کا فرق مولانا روم اس طرح فرماتے ہیں:

سیر ذاکر درشبے یک روزہ راہ
سیر عارف دردے تا تختِ شاہ

مراقبہ اس کا نام ہے کہ مرید بغیر ذکر و رابطہ دل کو وساوس سے بچا کر عجز و نیاز کے ساتھ اللہ جل شانہ کی طرف کہ جو بے چون اور بے چگون اور بے شبہ اور بے نمون ہے۔ یہاں تک متوجہ کرے کہ توجیہ الی اللہ کا ملکہ جس کو حضوری کہتے ہیں حاصل ہو جاوے یہ حضوری راس المال فقرا ہے لطائف کے مراقبات کا ان کے اصول کے لحاظ سے طریقہ یہ ہے کہ مراقبہ کے اندر اپنے قلب کو مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھ کر عرض کرے کہ الٰہی تجلی افعالی کا فیض کہ جو قلب مبارک سے قلب آدم علیہ السلام کو پہنچا ہے میرے پر پہنچا تا آنکہ تجلی فعلی میں فنائے لطیفہ قلب حاصل ہو۔ علامت فنا کی یہ ہے کہ سوائے فعل فاعل حقیقی کے اپنے تمام مخلوق کے افعال کو معدوم جانے۔ بعد ازاں اسی طرح اپنے لطیفہ روح کو بمقابلہ روح منور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھ کر دعا کرے کہ الٰہی فیض تجلیات صفات ثبوتیہ کا کہ جو روح مبارک رسول خدا ﷺ ہے روحِ ابراہیم و نوح علیہما السلام کو پہنچا مجھ کو بھی پہنچا تا آنکہ تجلی صفاتی میں فنائے لطیفہ روح

السلام

حاصل ہو علامت فناء کی یہ ہے کہ اپنے اور جمیع ممکنات کی صفات صفاتِ الٰہی معلوم ہونے لگتی ہیں۔ پھر اسی طرح لطیفہ سر کو مقابل رکھ کر عرض کرے کہ فیض شیونات ذاتیہ کہ جو سر مبارک نبی علیہ السلام سے سر حضرت موسیٰ کو پہنچا ہے مجھے بھی پہنچا تاآنکہ اپنی ذات کو ذاتِ حق میں مستہلک پاوے۔ پھر اسی طرح لطیفہ خفی کو محاذ میں رکھ کر فیض صفات سلبیہ طلب کرے، اس فنا کی علامت یہ ہے کہ جمیع عالم سے تفرد و تجرد حق سبحانہ تعالیٰ کا مشہود ہونے لگتا ہے پھر اس کے بعد اخفا کو اسی طرح نبی علیہ السلام کے محاذ میں رکھ کر شان جامع کے فیض کی درخواست کرے جب اخفی فناء ہوگا تو اس کے اخلاق اخلاقِ الٰہی کے نمونہ ہو جاویں گے۔ کیونکہ فناء اخفی نہایت مراتب انسانی ہے کہ ولایت محمدیؐ سے خصوصیت رکھتی ھے۔ اس میں وصل عریاں کہ تجلی ذاتی سے مراد ہے حاصل ہو جاتا ھے یہاں پر اسی قدر کافی ھے باقی مراتبات و ترقیات صحبت اور محنت اور فضل پر موقوف ہے۔ اس جگہ یہ بتلا دینا بھی ضروری ہے کہ اول لطیفہ قلب کی فنا بے قطعیت دائرہ امکانُ و مقامات عشرہ صورت پیدا نہیں کرتی ہے دائرہ امکان تو اوپر بیان ہو چکا اور مقامات عشرہ کا بیان جن پر سلوک کی بناء ہے اس جگہ ہوتا ھے۔ اول **توبہ** جس کا شروع گناہوں سے رجوع اور کمال اس کا دل میں معصیت کا خطرہ نہ گزرنا ہے۔ دوسرے **ورع** یعنی نفس کو صغائر او شبہات سے روکنا۔ تیسرے **زہد** یعنی اسباب دنیاوی سے رغبت نہ رکھنا۔ چوتھے **توکل** یعنی خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور روزی کے واسطے بسبب دفع اسباب پریشان اور اداس نہ رہنا۔ پانچویں **قناعت** یعنی قیدِ طمع اور ذلت توقع دنیاوی سے آزاد رہنا۔ چھٹے **عزلت** یعنی گوشہ میں بیٹھنا یا انجمن میں خلوت کرنا۔ ساتویں **صبر** یعنی شہوات و لذات و مکروہات سو نفس کو روکنا۔ آٹھویں **شکر** یعنی نعمت کو منعم کی

طرف سے دیکھنا اور ممنون احسان ہونا۔ نویں تسلیم یعنی اللہ تعالیٰ کے اپنے کو سپرد کرنا۔ دسویں رضا یعنی جو کچھ خدا کرے اس پر راضی رہنا یہ ثمرہ محبت کاملہ کا ہے۔ مولانا عبدالکبیر یمنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کمال اسلام تسلیم و رضا میں ہے۔ اگر صاحب تسلیم و رضا کے گلے میں طوق لعنت مثل ابلیس ڈالا جاوے تو وہ ایسا خوش ہو جیسا مومن اپنے ایمان سے۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گر اہل معرفتی ہرچہ بنگری خوب است
کہ ہرچہ دوست کند ہمچو دوست محبوب است

اللھم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولاالضالین۔ آمین۔

مبتدیوں کیلئے بعض ہدایات متعلقہ مراقبات

ہدایت : اول۔ مراقبہ کے اندر اگر خطرات ہجوم کریں تو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ دماغ سے سانس نیچے کی طرف زور سے نکالے اور اور خیال دفع خطرات کا کرے اگر دفع نہ ہوں تو پیر کا تصور کرے اگر اس سے بھی دفع نہ ہو تو معوذتین پڑھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اگر اس سے بھی دفع نہ ہوں تو منجانب اللہ سمجھ کر مراقبہ معیت و احاطہ میں مشغول ہو جاوے۔ کہ جو مفہوم آیۃ کریمہ وَ هُوَ مَعَكُم اَينَمَا كُنتُم وآیۃ شریفہ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَئٍ مُحِيط کا ہے یعنی حق تعالیٰ کو اپنے وجود کے ذرہ ذرہ بلکہ کل ممکنات کے ذرہ ذرہ کے ساتھ دوسری آیت شریفہ کا جو مفہوم ہے اس کا تصور کرے یعنی حق سبحانہ تعالیٰ کے نور کو محیط اور اپنے کو پھر کل جہان کو محاط تصور کرے۔ اس نسبت کی ہر وقت محافظت سے ہر وقت مراقبہ خطرات کا نام و نشان بھی نہیں رہے گا۔ اور اس نسبت میں ترقی در

ترقی معلوم ہوگی۔

ہدایتِ دویم۔ مقصود اصلی حضوری و آگہی ہے۔ ذکر کے وقت جو فی الجملہ حضور ہوتا ہے وہ حضور ذکر ہے اور مراقبہ کے وقت کا بھی حضور حضور مع اللہ ہے۔ ورزش سے یہ حضوری دائمی ہو سکتی ہے۔ علامت حضور دائمی یہ ھے کہ سونے کے بعد اُٹھتے ہی قلب کو دیکھے کہ حاضر ہے یا غافل۔ اگر حاضر پاوے تو جان لے مجھ کو حضوری دائمی بفضلہ حاصل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

ہدایتِ سوم۔ بعض مبتدیوں کو شکایت ہوتی کہ ہم کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے، وہ معلوم ہونا صور اشکال دیکھنے کو سمجھتے ہیں یا دیگر حالات وجدیہ وغیرہ کو۔ حالانکہ ان کو دولتِ جمعیت یعنی بے خطرگی یا کم خطرگی اول ہی روز محسوس ہو جاتی ہے اور کیوں نہ ہو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں محرومی نہیں ہے پس ان کو چاہئے کہ اغیار کے دیکھنے کی خواہش دل سے بالکل دور کریں کہ یہ اشیاء تو اس عالم میں بھی دیکھنے کیلئے بہت ہیں۔ اس جمعیت کو ہی نعمت غیر مترقبہ سمجھے کہ اسی کے اندر حضوری کہ جو عبارت توجہ الی اللہ سے ہے حاصل ھوگئی ہے اور اس کی ترقی انشاءاللہ ورزش اور دوامی مراقبے سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی۔

ہدایت چہارم۔ یہ جمعیت وہ دولت ہے کہ اس کے حصول کے بعد جس بات کا ہمت کے ساتھ خیال کرے گا انشاء اللہ جلدی ہی اس کے اندر کامیابی حاصل کر سکتا ھے۔ دفع بلاد امراض وغیرہ کیلئے بھی اسی جمعیت کی ضرورت ھے۔ اس کے حاصل ہو جانے پر ہمت اسی کی طرف مصروف رہے کہ جو مقصود کل ھے یعنی اَللہ جَلَّ جَلَالُہٗ وَ عَمَّ نَوَالُہٗ ۔ وآخر دعونا ان الحمد اللہ ربِ العالمین وَ صلی اللہ علےٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

فقط۔

صحیفۂ بخشش[۱]

از : قطب وقت حضرت قبلہ الشاہ

مفتی محمد محمود الوری علیہ الرحمۃ

---

۱ یہ تاریخی نام شاعر اہل سنت حضرت مولانا قمر یزدانی صاحب نے رکھا ہے۔

بسمِ اللہ الرحمٰنِ الر حیم ط

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلّی عَلیٰ رَسُولِہِ الکَرِیم ط

ضرورتِ مرشد: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

وَمَن یُضْلِل فَلَنْ تَجِدَلَہٗ وَلِیاً مُّرشِداً (پ ۱۵ رکوع ۱۴)

یعنی جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے ہرگز تو اس کیلئے کوئی مرشد نہیں پائے گا۔

معلوم ہوا کہ ضلالت اور گمراہی سے بچنے کیلئے مرشد تلاش کرنا

لازم ہے۔

شرائطِ مرشد:

(۱) سنی صحیح العقیدہ ہو۔

(۲) اس میں اتنی علمی استعداد ہو کہ مسائلِ ضروریہ کتابوں سے خود نکال سکے

(۳) صاحبِ تقویٰ اور اوراد و وظائف کا پابند ہو۔

(۴) اس کو کسی بانسبت بزرگ سے فیض اور اجازت حاصل ہو۔

(۵) اس کی صحبت میں آخرت کی طرف دل راغب اور اللہ کی یاد پیدا ہو۔

آدابِ مرشد: بلاشک ایسا مرشد نائبِ رسول ہے جس قدر اس کا ادب واحترام ہو سکے بجالاؤ۔ جس نے جو کچھ بھی پایا ادب سے پایا۔ اس کے سامنے جب بیٹھو ادھر ادھر مت دیکھو۔ سر نیچا کئے اپنے دل کی جانب فیضانِ الٰہی کی طرف متوجہ رہو۔ باوضو حاضر ہو۔ حضرت ابو مدین رحمتہ اللہ علیہ غسل کر کے اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ دوزانو بیٹھو۔ پشت مت کرو اس کے آگے مت چلو۔ نہ اس کے سایہ پر اور نہ اس کے مصلیٰ پر قدم رکھو۔ جب وہ کھڑا ہو تم بھی کھڑے ہو جاؤ۔ جب وہ بیٹھے تم بھی بیٹھ

جاؤ۔ کلام کرے تو غور سے سنو ورنہ مراقب رہو۔ پیر پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ کرو بلکہ اعتراض کا خیال تک بھی دل میں نہ آنے دو۔ کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنے ہی فہم کا قصور سمجھو اس کے ہر فعل سے راضی رہو کہ یہ مقدمہ رضائے حق ہے اس کے خاص برتنوں کا استعمال نہ کرو مثلاً اس کے اگال دان میں اس کے سامنے تھوکنا یا ہاتھ دھونا سخت بے ادبی ہے۔ پیر کے یہاں آکر کسی اپنی بات پر شیخی اور فخر مت کرو۔ سب شان اور حیثیتوں کو مٹا کر فیضِ الٰہی کے طالب بن کر آؤ اپنے پیر سے کچھ فاصلے پر بیٹھو۔ زیادہ قریب بیٹھنا اور ہاتھ لگا کر بات کرنا تو سخت بے ادبی ہے مزدوری اور منافع دنیا کے طالب مت ہو بلکہ خدمت خالص برائے رضائے مرشد کرو۔ حضرت امام ابو القاسم رحمتہ اللہ علیہ غسل کیلئے حمام میں گئے۔ حضرت ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ نے چند ڈول پانی کے حمام میں ڈال دیئے جب آپ باہر آئے نماز پڑھی۔ پھر خوش ہو کر فرمایا کہ ابو القاسم قشیری (رحمتہ اللہ علیہ) جو مجھے ستر سال میں پایا ہے تو نے ایک دو ڈول میں پالیا۔ پس ہر وقت اخلاص مند اور رضائے مرشد کا طالب رہے تاکہ دین و دنیا کے منافع حاصل ہو کیونکہ خدمت اور ادب کی خاصیت ہی دل کی محبت کا کھینچنا اور اپنی جانب متوجہ کرنا ہے۔ توجہ مرشد کے باعث انشاء اللہ سعادت دارین سے مالا مال ہو گے جاننا چاہئے کہ شرائط اور آدابِ صحبت کا لحاظ بھی اس راہ میں ضروری ہے تاکہ فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا راستہ کھل جائے اس کے بغیر صحبت کا کوئی فائدہ نہیں اور مجلس کا کوئی نتیجہ نہیں۔ امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ کا مکتوب ۹۲ آدابِ مریدین پر مشتمل ہے لہذا اس سے چند آداب بطور خلاصہ درج کئے جاتے ہیں۔ طالب کو چاہئے اپنے دل کا رخ ہر طرف سے پھیر کر اپنے پیر کی طرف کر لے اور پیر کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر نہ کوئی نفل پڑھے اور نہ کوئی ورد و ذکر میں مشغول ہو

اور اس کی حضوری میں غیر کی طرف توجہ نہ کرے اور اپنے شیخ کی طرف پورا متوجہ ہو کر بیٹھے یہاں تک کے نماز فرض و سنت کے علاوہ ذکر اور نوافل میں بھی مشغول نہ ہو۔

بادشاہِ وقت کا ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کے اس کی حضوری میں اس کے ایک وزیر نے اپنے لباس کے ایک بند کو درست کیا۔ بادشاہ کی نظر اس پر پڑی اور اس نے خفا ہو کر اس سے کہا کہ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا کہ میری حضوری میں اور غیر کی طرف توجہ۔

اب یہ بات قابلِ غور ہے کہ جب اہل دنیا کیلئے اتنے باریک آداب درکار ہیں۔ تو اہلِ اللہ کی حضوری میں آداب کی رعائت کرنا بطریقِ اولیٰ لازم ہے۔ جہاں تک ہو سکے پیر کے بیٹھنے کی جگہ پر نہ بیٹھے اور نہ اس کہ مصلیٰ اور سجادہ پر پیر رکھے۔ اور نہ ایسی جگہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ پیر پر پڑے یا ان کے کپڑوں اور ان کے سایہ پر پڑے اور نہ ان کے طہارت خانہ میں وضو وغیرہ کرے۔ اور ان کے خاص برتنوں کا بھی استعمال نہ کرے اور ان کے سامنے نہ کچھ کھائے نہ پیئے اور نہ کسی کے ساتھ کلام کرے بلکہ کسی کی طرف التفات و توجہ تک نہ کرے۔ اور پیر جہاں ہے اس مقام کی طرف اس کی عدم موجودگی میں بھی پاؤں نہ کرے اور نہ اس طرف تھوکے۔ اور اپنے پیر کی حرکات و سکنات پر رائی کے دانہ کے برابر بھی اعتراض نہ کرے کہ اعتراض کا نتیجہ محرومی ہے کیونکہ اہلِ اللہ میں عیب نکالنے والا مخلوق میں سب سے زیادہ بے سعادت اور بدترین انسان ہے۔

اس کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرے اور بلند آواز کے ساتھ اس سے بات نہ کرے۔ اگر کسی بزرگ کی طرف سے اسے فیض پہنچے تو اس کو بھی اپنے مرشد کی جانب سے سمجھے۔ اللہ تعالیٰ لغزشِ قدم سے بچائے اور پیر کی محبت اور اعتقاد پر قائم رکھے

ہر طریقہ میں ریاضت اور مجاہدہ ہے۔امام ربانی ایک اور موقع پر فرماتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اتباعِ شریعت کو ضروری قرار دیا گیا ہے کیونکہ شریعت نفس کشی کیلئے ہے اور یہی ریاضت و مجاہدہ ہے مثلاً صبح کے وقت نماز کیلئے اٹھنا یا تہجد کے وقت نماز کیلئے اٹھنا نفس پر شاق ہے۔

ہدایات : خیال رکھو کہ کسی کی کوئی چیز بغیر مالک کے ہرگز نہ لے۔اگرچہ کسی کی ڈبیہ میں سے پان چھالیہ ہی ہو یا کسی کے کھیت کا ایک دانہ ہی ہو جہاں کہیں ہو خدا سے ڈرو۔ ایک بزرگ نے صرف ایک تنکا خلال کیلئے غیر کی لکڑیوں میں سے لیا تھا مرنے کے بعد سخت مواخذہ ہوا قرانِ پاک میں جہاں عورتوں کی بیعت کا حضورِ اقدس ﷺ کو حکم دیا وہاں فرمایا ہے کہ ان سے **بیعت** لو کہ شرک نہ کریں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں قتلِ اولاد یہ بھی ہے کہ اولاد کو دینی تعلیم سے بے خبر رکھنا۔خدارا دینی تعلیم دلاؤ ورنہ ایسی اولاد سے دکھ ہی دکھ ہے۔نماز کی پابندی کرو ورنہ سخت عذاب ہوگا۔عذاب کیلئے دوزخ ہی کافی ہے۔ کَفٰی بِجَھَنَّمَ سَعِیْراً مگر اس میں بھی ایک وہ مقام ہے جس کا نام غَیّ ہے جو سب سے زیادہ گرم اور گہرا ہے جس کے اندر ایک ھَبھَب نامی کنواں ہے۔جب دوزخ بجھنے پر آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو کھول دیتا ہے۔دوزخ اس کی گرمی سے پھر بھڑک اٹھتا ہے اس کنویں میں بے نمازی، شرابی، زانی، ماں باپ کو تکلیف دینے والے، سود خور ڈالے جائیں گے **اَللّٰھُم احفظنا**۔مردوں پر جماعت بھی واجب ہے نماز باجماعت مع تعدیل ارکان (یعنی جلدی نہ کرو، سکون واطمینان کے ساتھ) دل لگا کر نماز اچھی طرح ادا کرو۔زکوۃ کے قابل ہو تو زکوۃ بھی دو۔جس مال کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو وہ مال سانپ کی شکل میں طوق بنا کر گلے میں ڈالا جائے گا جو قبر میں ڈستا رہے گا۔مال کی محبت میں بخل سے بچو۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ بخیل اللہ سے دور مخلوق

سے دور جنت سے دور اور دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ زمین داروں پر لازم ہے کہ غلہ کی پیداوار پر بھی زکوٰۃ یعنی عشر ادا کریں۔ حج فرض ہو تو حج بھی ادا کریں۔

پس (اللہ ورسول) کی نافرمانی، جھوٹ، غیبت، چغلی، ناپ تول میں کمی غرض یہ کہ تمام گناہوں سے بچو۔ کیوں کہ گناہ تمہارے اور اللہ کے درمیان بڑا حجاب ہے۔ گناہ سے توفیقِ طاعت کم ہوتی ہے۔ گناہوں سے طبعیت ہٹانے کیلئے نمازِ تہجد بہت مفید ہے اور نمازِ تہجد قبر کیلئے نور بھی ہے۔ نماز اشراق بھی صفائی باطن، نورانیتِ قلب اور انشراحِ صدر کیلئے عجیب چیز ہے ان کیلئے حضرت شیخ عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ شرح سفر السعادت میں فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں دنیا ہی میں اس نماز کے صلہ میں نقدِ وقت ہیں۔ پس زندگی غنیمت ہے ثواب حاصل کرو۔ گناہوں سے بچو تاکہ تقویٰ حاصل کرو اور خدا کے یہاں مکرم ہو۔ یہ آداب اور تعظیم بھی تقویٰ ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ۔ پس مرشد کی سچی محبت عظمت پیدا کرو۔ کتاب آدابِ سالک میں ہے کہ پیر کو غنی آخرت اور بادشاہ معرفت جانے اور کسی شخص کو اس زمانہ میں سے بزرگ زیادہ اور فاضل زیادہ اپنے پیر سے نہ جانے صدق ویقین سے کمال فرمانبردار اس کا ہو۔ صوفیا کی اصطلاح میں قوی تعلق کو رابطہ کہتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ دولت سعادت مندوں کو میسر آتی ہے۔ حضرت کلیم اللہ جہان آبادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں رابطہ اقربِ طرق ہے۔ عجائب وغرائب ظاہر ہونے کا باعث ہے۔ جتنا رابطہ قوی ہو جائے گا حسب استعداد سے استعداد فیضانِ الٰہی بھی ترقی کے ساتھ پہنچتا جائے گا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ مبدا و معاد میں فرماتے ہیں کہ شخص کے متعلق یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ مثل اس صحبت وارشاد کے بعد زمانہ آنحضرت ﷺ ہرگز کوئی وجود میں نہیں آیا اس عقیدہ کی بدولت سب خلفاء میں سے

مثل ہوئے اس راہ میں جس قدر بھی طلب کرو حال اور استعداد سے طلب کرو عجلت اور زبانی تقاضوں کی حاجت نہیں ورنہ اندیشہ ہے کہ بارِ خاطر بن کر بالکل ہی راہِ فیض بند ہو جائے۔

مرید کو چاہئے کہ اپنی تمام مرادوں کو پیر کی مرادوں میں فنا کر دے۔ کَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَسَّالِ (نہلانے والے کے سامنے مردہ کی طرح ہو جائے) کہ فنا فی الشیخ مقدمہ فنافی اللہ ہے جبتک کہ مرید تکمیل کے درجہ تک نہ پہنچے پیر کی صحبت میں رہے ورنہ بُعد و دوری میں تصورِ شیخ سے فائدہ اٹھائے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں بُعد و دوری میں صورتِ مرشد کو خیال میں رکھے اور طریقہ رابطہ کو ہاتھ میں لائے کہ رابطہ قویہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا طریقہ ہے وہ نسبت حبی بدرجہ کمال حضور علیہ‌الصلوٰۃ سے رکھتے تھے اور اسی راہ سے فیض حاصل کیا۔

اور جو طریقہ ذکر یا مراقبہ پیر نے بتایا ہے اس پر بلا ناغہ کاربند رہے اور یہ سمجھے کہ پیر کے بتلائے ہوئے طریقہ سے کوئی چیز نافع اور بہتر نہیں حتیٰ کہ دوسرے وظیفہ یا اور عمل کا شوق تک بھی دل میں نہ پیدا ہو ورنہ بوالہوسی ہے اور محرومی کا باعث ہے۔ مرید کو چاہئے کہ باہمت ہو مصائب سے شکستہ خاطر ہو کر طاعات و اوراد میں خلل نہ آنے دے۔ صبر، شکر، تسلیم، رضا، زہد، ورع ان سلوک کی باتوں کو بھی حاصل کرے۔

مکتوباتِ امام ربانی کیمیائے سعادت یا اس کا ترجمہ اکسیر ہدایت امام غزالی، حضرات القدس اور تذکرۃ الاولیا اپنے مطالعہ میں رکھے اور مسائل کیلئے رکنِ دین کے تمام حصے اور بہارِ شریعت پڑھتے رہو کیونکہ سب اچھی کتابیں ہیں اور بے حد مفید

ہیں ان پر عمل کرو اور اپنے احوال لکھ کر جوابی خط میں بھیجتے رہو۔

اوراد و ظائف : صبح کے وقت کم از کم پانچ سو مرتبہ درود شریف صلی اللّٰہُ علیٰ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پڑھیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے پایا درود شریف اور توجہ ذاتِ بحت کی بدولت پایا۔ حضرت شیخ عبد الحق رحمتہ اللہ علیہ شرح سفر السعادت میں فرماتے ہیں کہ کوئی عبادت فرائض کے بعد درود سے فاضل تر نہیں اور حصولِ قرب ورضائے الٰہی اور حصولِ سعادت دنیا وآخرت کیلئے اس سے بالاتر کوئی چیز نہیں۔

اور استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ اْلحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اگر یہ یاد نہ ہو تو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کم از کم تین سو مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ کہ اس میں طلبِ بخشش کے ساتھ زیادتی رزق کی بھی بشارت ہے۔

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کا بھی ورد رکھے۔ جب لاَ کہو تو یہ خیال کرو کہ ماسوا کو قلب سے دور کر رہا ہوں۔ اور جب اِلَّا اللہ کہو تو یہ خیال کرو کہ بس دل میں صرف اللہ ہی اللہ ہے اور باطن اسی کے نور سے معمور ہے۔

اور بہتر ہے کہ رات کو سوتے وقت سو دفعہ کلمہ طیبہ اس طرح پڑھا جائے کہ جب لاَ کہیں تو یہ خیال کرے کہ دل میں نہ غیر ہے اور نہ اس کا خیال۔ تمام ماسوٰی کی نفی کر دے۔ اور جب اِلَّا اللہ کہیں تو یہ خیال کریں کہ بس اب دل میں اللہ ہی اللہ ہے اور اس طرح ۹۹ دفعہ جب پورا ہو جائے اور سو مرتبہ پر پہنچے تو ایک دفعہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی کہہ دیں تسبیح پوری ہو گئی ہے۔

بہتر ہے کہ شجرہ شریف رات کو سوتے وقت پڑھ لیا جایا کرے اور تین دفعہ

الحمد شریف اور تین دفعہ قل ھواللہ شریف پڑھ کر اصحابِ شجرہ کو ثواب پہنچادیا کریں

ختمِ خواجگان شریف : اول سات مرتبہ الحمد شریف پھر ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پھر ۷۹ مرتبہ اَلَمْ نَشْرَح پھر ایک ہزار ایک بار قل ھواللہ شریف پھر سات مرتبہ الحمد شریف پھر ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پھر ایک سو ایک مرتبہ یَا قَاضِیَ الْحَاجَات پھر ایک سو ایک بار یَا کَافِیَ الْمُھِمَّات پھر ایک سو ایک مرتبہ یا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ پھر ایک سو ایک بار یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ پھر اسی قدر یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ پھر اسی قدر یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض پھر اسی قدر یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھ کر سلطان العارفین حضرت بازید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ علی عزیزان رامتینی رحمتہ اللہ علیہ اور بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ سیّد امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ خواجگان پیر پیران خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت ابو منصور ماتریدی رحمتہ اللہ علیہ کی ارواحِ پاک کو اس کا ثواب بخش دے۔ پھر دعا مانگے۔

حلِ مشکلات : یہ ختم تمام دینی اور دنیاوی حاجات کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ اگر روزانہ نہ پڑھا جا سکے تو ایک ہفتہ میں ایک دفعہ سب یارانِ طریقت پڑھ لیا کریں برکت کا باعث ہوگا۔ جب کوئی مشکل پیش آئے اس وقت ضرور پڑھے انشاء اللہ تین دن کے بعد حاجات رفع پائے گا۔

یہ ختم حاجت کیلئے تین دن پڑھا جائے اور جو وقت پہلے دن معین کیا ہے وہی

وقت رہے گا اور جتنے آدمی پہلے دن شروع میں ہیں وہی آخر دن تک رہیں گے۔ تیسرے دن شرینی پر فاتحہ دلا کر اس کے بعد تقسیم کر لیا جائے اور ان حضرات خواجگان کے نام فاتحہ میں لئے جائیں گے۔ ان کی ہی فاتحہ دلائی جائے جن کے نام اوپر درج ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے رہو۔ برادرانِ طریقت سے محبت رکھو ایک دوسرے کے معاون و مددگار رہو۔ اللہ کی یاد میں رہو۔ تمھارے پاس دوسروں کو اللہ کی یاد پیدا ہو اور ذوق و شوق دامن گیر ہو۔ بد صحبتوں سے بچو کہ اس سے دنیا و دین تباہ ہوتا ہے۔ نجاست سے مرد اور عورتیں بچیں تاکہ عذابِ قبر سے حفاظت رہے اللہ تعالیٰ طہارت والوں کو دوست رکھتا ہے ان ہدایات کو مطالعہ میں رکھو اور دوسروں کو سنا کر آگاہ کرو۔ ان ہدایات پر عمل کرو گے تو ثمرات و برکات مرتب ہونگے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

شجرہ طیّبہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ رکن الدینیہ

بخشدے یارب محمد مصطفیٰؐ کے واسطے — حضرت صدیق اکبر باخدا کے واسطے

خواجہ سلمان خواجہ قاسم خواجہ جعفر کے طفیل — رحم فرما بایزید رہنما کے واسطے

از پئے محبوب سبحاں شاہ خرقاں بوالحسن — بو علی و خواجہ یوسف مقتدا کے واسطے

پیر برحق عبد خالق خواجہ عارف کے طفیل — خواجہ محمود حبیب کبریا کے واسطے

قدوۂ اھل صفا خواجہ علی رامیتنی — بابا سماسی کلاں مقتدا کے واسطے

فخر جملہ خواجگاں خواجہ بہاء الدین شاہ — خواجہ یعقوب امامِ اولیاء کے واسطے

حامی دین متیں خواجہ عبید اللہ شاہ — خواجہ زاہد پیر برحق پارسا کے واسطے

خواجہ درویش خواجہ امکنگی کے صدقہ میں الٰہ — رحم فرما باقی باللہ باخدا کے واسطے

ابر رحمت خواجہ سرہند احمد کے طفیل! — خازن الرحمت سعید باصفا کے واسطے

خواجہ معصوم اور عبد الاحد محبوبِ حق — شہ حنیف رازداں رازِ خدا کے واسطے

از پئے خواجہ محمد رازداں پیر ھدے — شہ محمد پیر برحق باصفا کے واسطے

از برائے شہ زمان و حاجی احمد متقی — خواجہ حاجی حسین دلربا کے واسطے

از برائے حضرت سید امام باعلی — فضل کر مسعود شاہ اولیا کے واسطے

دے مجھے سوزِ محبت تا مٹے میری خودی — رکن الدین پیر برحق پارسا کے واسطے

بندۂ ناچیز کا رکھنا بھرم روزِ جزا — حضرت محمود میرے پیشوا کے واسطے

راحت محمود کا صدقہ تہی دامن میرا
خیر سے بھر دے زبیر حق نما کے واسطے

منظومہ: مولوی ارشاد علی مرحوم الوری

قرآن و حدیث اور مذہبی کتب کا مرکز
زبدۃ المقامات
میلاد رسول
حضرات القدس
نسمات القدس
قرآنی علاج
آداب سالک
نورانی کتابیں
اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ